بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم بھائی،

اللہ تعالیٰ کے نظام میں مساوات کے بجائے عدل و انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جہاں علمی قابلیت اور عملی صلاحیت کی بنیاد پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ انسانی مساوات کے غلط تصور نے معاشرتی نظام کو عدم توازن کی طرف دھکیل دیا ہے، جس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ حکمرانی اور اعلیٰ انتظامی صلاحیت دو الگ الگ خصوصیات ہیں، جو شاذ و نادر ہی کسی ایک شخصیت میں یکجا ہوتی ہیں۔ تاریخ اسلام میں صرف حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس ایک مکمل اور مثالی نمونہ ہے، جو بہترین حکمران اور منتظم اعلیٰ کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے ایک منظم سیاسی، اقتصادی اور انتظامی نظام دنیا کو عطا کیا۔

ہمارا قومی و اخلاقی فرض ہے کہ جو بھی ہمارے ملک کے خلاف سازش کرے یا عملی اقدامات اٹھائے، اس کی نہ صرف مخالفت کی جائے بلکہ اسے ناکام بھی بنایا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ عناصر کون ہیں، وہ اس حد تک کیسے پہنچے، اور انہیں مدد کس نے فراہم کی؟ ان بنیادی سوالات کے جوابات کے بغیر امن کا قیام ممکن نہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ حادثات اور بحران محض اتفاقیہ نہیں ہوتے بلکہ ان کے پیچھے گہری منصوبہ بندی اور داخلی معاونت کارفرما ہوتی ہے۔ پاکستان میں جاری بحران درحقیقت 25 کروڑ عوام اور ملک کی بقا کی جنگ ہے۔ اس نازک گھڑی میں قیادت کو ذاتی انا سے بالاتر ہو کر قومی سلامتی کے مفاد میں فیصلے کرنا ہوں گے۔ بین الاقوامی قوتیں ہمیشہ سب سے پہلے اپنی معاشی پالیسیوں اور نمائندوں کو ریاستی اداروں (حکومت، مرکزی بینک، عدلیہ، سول اور فوجی بیوروکریسی) میں متعارف کرواکر ان کے ذریعے ریاستی کمزوریوں کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس وقت ملک دشمن عناصر کا بنیادی مقصد جھوٹے اور گمراہ کن بیانیے کے ذریعے فوج اور عوام کے درمیان دراڑ پیدا کر کے ملک کو داخلی انتشار اور خانہ جنگی کی طرف دھکیلنا ہے۔

ریاست کی دفاعی قوت محض ہتھیاروں پر نہیں بلکہ عوام کی یکجہتی پر منحصر ہوتی ہے۔ ہمیں اپنی افواج کو تنہا نہیں چھوڑنا اور نہ ہی قومی وحدت کو انتشار کا شکار ہونے دینا ہے، کیونکہ کسی بھی تنازع میں سب سے پہلے متاثر وہی ہوتا ہے جس کے ہاتھ میں بندوق ہوتی ہے۔ یہ بین الاقوامی سازش کا وہی طریقہ کار ہے جسے تاریخ میں کئی مرتبہ آزمایا جا چکا ہے۔ لہٰذا ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ نفرت اور انتشار کے بجائے یکجہتی اور استحکام کو فروغ دے۔

جہاں تک غداری کا تعلق ہے، یہ ایک انتہائی سنگین الزام ہے جس کا اطلاق کسی شہری پر بلا ثبوت نہیں ہونا چاہیے۔ کسی فرد کو اس وقت تک غدار نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ عدالت میں شفاف تحقیقات کے بعد جرم ثابت نہ ہو جائے۔ آجکل یہ اصطلاح غیر ذمہ داری سے استعمال کی جارہی ہے، جو قومی یکجہتی کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے قانونی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کوئی بھی آزاد شہری غداری کا مرتکب نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ کسی مخصوص ادارے کے ماتحت نہیں ہوتا۔ غداری کا الزام صرف ریاستی اداروں کے ان افراد پر لاگو ہوتا ہے جو اپنے عہد کے تحت فرائض انجام دینے کے پابند ہوں اور اس حلف کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں۔

ریاستی تنظیم سازی کا بنیادی مقصد ایک عملی تربیت گاہ کی حیثیت سے ایسے افراد کی تیاری ہے جو مقررہ اصولوں کے مطابق کام کر سکیں۔ افواج ریاست کے اہم ترین اداروں میں سے ایک ہیں، جن کی بنیادی تربیت دفاعی امور کے لیے کی جاتی ہے تاکہ وہ قومی سلامتی اور جغرافیائی حدود کے تحفظ میں موثر کردار ادا کر سکیں۔ جب تک سول قیادت کی جانب سے درست پالیسیاں اور فیصلے میسر آتے ہیں، ایک پیشہ ور فوج اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کرتی ہے۔ لیکن اگر ریاستی فیصلہ سازی میں کمزوری ہو تو اس کا اثر افواج کی کارکردگی پر بھی پڑتا ہے، جس کے نتیجے میں قومی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ افواج کا بنیادی کام جنگی حکمت عملی کی منصوبہ بندی اور اس پر عملدرآمد کی تیاری ہوتا ہے۔ کوئی بھی قیادت جو کاغذ پر جنگ جیتنے کی اہلیت نہ رکھتی ہو، وہ میدانِ جنگ میں بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتی۔

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اور اس میں واضح ہدایت دی گئی ہے کہ ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ اسی طرح، سورہ عنکبوت کی آیت 48 کے مفہوم کے مطابق، اگر کسی معاملے میں علم نہیں رکھتے تو اہلِ علم سے رہنمائی حاصل کریں، اور اگر عالم نہ ملے تو قرآن و سنت کی طرف رجوع کریں۔

خیر اندیش،

ارشد نعیم چوہدری
چیئرمین، پاکستان نظریاتی اتحاد
کویت، 26 مارچ 2025